سب ٹھاٹھ پڑارہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

ماضی قریب میں سوویت یونین کے زوال سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ روس ایک بڑی ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود افغانستان جیسے نہایت غریب، پسماندہ اور ترقی پذیر ملک کے مقابلے میں شکست و ذلت سے دوچار ہوا اور کمیونزم ستر برس کی عمر پا کر ناکامیوں اور نامرادیوں کے عمیق غاروں میں دھکیل دیا گیا۔ اب کمیونزم ایک فرسودہ نظریۂ حیات کے طور پر یاد کیا جائے گا۔ سویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ گورباچوف کے پرسٹرائیکا نے سوویت سسٹم میں ایک ہولناک شگاف ڈالا اور رہی سہی کسر جمہوری آزادیوں کی سیلم پری نے سوویت نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے پوری کر دی۔

فاعتبروا یااولی الابصار آنکھ والو، عبرت حاصل کرو

یہ افغانوں کے ایمان کامل، دینی استقامت اور پندرہ لاکھ انسانوں کی بے مثال قربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ایک کمزور ملک دینی ریاست و حکومت کی شکل میں دنیائے کفر کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہا ہے۔ افغانستان میں موجود عظیم عرب مجاہد الشیخ اسامہ بن لادن کا تازہ انٹرویو ایسی ہی جرأت ایمانی کا غماز ہے جس میں انہوں نے فرمایا: "ساری دنیائے کفر بھی اکٹھی ہوکر انہیں ختم نہیں کر سکتی" ان حالات و واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں ہم پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کو متنبہ کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایٹمی دھماکے مبارک، مگر........ وہ فوری طور پر پاکستان سے سودی نظام کا خاتمہ کریں۔ وہ اللہ سے جنگ کر کے فتح و کامرانی حاصل نہیں کر سکتے۔ نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کر کے اپنی دنیاو آخرت بہتر بنائیں۔ یہ پوری قوم کے متفقہ مطالبات ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایٹمی دھماکہ کرنے پر پوری قوم متفق و متحد تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ان اقدامات کی تکمیل کا بہترین زینہ ہیں اگر حکومت حق و باطل میں فیصلہ کرنے کی جرأت کرے اور ایک قدم مزید آگے بڑھے تو دینی قوتیں اس کے شانہ بشانہ ہوں گی۔ جناب صدر مملکت، جناب وزیراعظم، ہمت کیجئے، جرأت کیجئے کہ:

حق و باطل میں فیصلہ کرنا
ایک لمحے کا کھیل ہوتا ہے

قانون توہین رسالت اور عیسائی اقلیت

۲۷، اپریل ۱۹۹۸ء کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہی وال جناب رانا عبدالغفار نے توہین رسالت کے مرتکب ایک عیسائی ملزم ایوب مسیح کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنا دی۔ مجرم ایوب مسیح نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ایک مسلمان محمد اکرم اور دیگر افراد کی موجودگی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور سنگین نوعیت کے توہین آمیز کلمات کہے تھے۔

سیشن جج کے جرأت مندانہ فیصلے کے بعد جو اہم واقعہ پیش آیا وہ فیصل آباد کے بشپ جان جوزف کی

موت ہے۔ اخباری خبر کے مطابق بشپ جوزف عیسائیوں کی ایک مذہبی تقریب سے فارغ ہو کر اپنے دو ساتھیوں فادر یعقوب اور پطرس مسیح کے ساتھ عدالت کے دروازے پر پہنچے اور رات کی تاریکی میں انہوں نے اپنی کنپٹی پر پستول سے فائر کر کے ایوب مسیح کی سزا کے خلاف احتجاجی خود کشی کرلی۔

اس واقعہ کے بعد پورے ملک میں عیسائی اقلیت نے احتجاجی مظاہرے شروع کر دیئے اور مطالبہ کیا کہ قانون توہین رسالت ۲۹۵۔ سی ختم کیا جائے۔

جان جوزف کی موت کے حوالے سے یہ پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ یہ خود کشی نہیں قتل ہے۔ خود چیف بشپ کتھ لیزلی کا یہ بیان انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ "یہ قتل ہے خود کشی نہیں اور اس سازش کے پس منظر میں امریکی ڈالر اور عاصمہ جہانگیر کے چہرے ہیں"

پاکستان کا ہر باشعور شہری جانتا ہے کہ قانون توہین رسالت کو منسوخ کرانے کے پس منظر میں یہود و نصاریٰ کی سازشیں کارفرما ہیں اور امریکہ و برطانیہ ان سازشوں کے سرخیل۔ ماضی میں گوجرانوالہ سے توہین رسالت کے مجرموں کو جس طرح عدالت سے بری کرا کے پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ جرمنی بھیجا گیا وہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ جان جوزف کی موت دراصل قتل ہے جو امداد کے طور پر ملنے والے پندرہ لاکھ امریکی ڈالروں کی تقسیم کا شاخسانہ ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ قانون توہین رسالت کے خلاف صرف عیسائی اور قادیانی سرگرم ہیں۔ دیگر غیر مسلم اقلیتوں میں سے کسی کے خلاف نہ تو آج تک مقدمہ قائم ہوا اور نہ کسی کو سزا ہوئی۔ اس معاملہ میں عیسائی قادیانی اتحاد نہایت فکر انگیز ہے۔ قانون توہین رسالت کے خلاف احتجاج کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی توہین رسالت کرنا چاہتے ہیں۔ عیسائی اقلیت سوچے کہ آخر وہ کیوں توہین رسالت کرنا چاہتی ہے؟۔ آئین کی دفعہ ۲۹۵۔ سی اس لحاظ سے باعث رحمت ہے کہ اس میں تمام انبیاء و رسل کے منصب کا تحفظ موجود ہے اور توہین رسالت کا مجرم عدالتی تحقیقات کے بعد ہی اس سزا کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اس قانون کی زد میں اصل تو قادیانی آتے ہیں جو توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر قادیانیوں نے کمال ہنر مندی سے عیسائیوں کو بطور ٹول کے استعمال کر لیا اور عیسائیوں نے اتنا بھی نہ سوچا کہ قادیانیوں **کا پیشوا** مرزا غلام احمد قادیانی واحد شخص ہے جس نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ اگر یہ قانون نہ ہو تو لوگ از خود انبیاء کے گستاخوں کو قتل کرنا شروع کر دیں۔ جب کہ انگریز سامراج کے دور میں غازی علم الدین، غازی عبدالقیوم اور غازی عبدالرشید نے شاتمان رسول کو قتل کر دیا تھا۔ ۲۹۵۔ سی پبلک لاء ہے اس کا اطلاق صرف عیسائیوں اور قادیانیوں پر ہی نہیں ہوتا بلکہ پاکستان کے ہر شہری پر ہوتا ہے۔ اس قانون کے خاتمے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شہری جب چاہے توہین رسالت کر دے، اس پر کوئی سزا نہیں ہے۔ خود بشپ لاہور کے بقول "عیسائیت میں توہین رسالت کی سزا سنگسار کرنا ہے"۔ تو پھر مسلمانوں سے اس قانون کے خاتمے کا مطالبہ سازش نہیں تو اور کیا ہے؟۔ حکومت جان جوزف کے ہمسفر اور عینی شاہد فادر یعقوب اور ڈرائیور پطرس کو فوراً

گرفتار کر کے عدالتی تحقیقات کرے۔ یہ دونوں بشپ کے قتل میں ملوث ہیں۔ جنہوں نے قتل کو خود کشی کا ڈرامہ بنا کر عیسائی اقلیت کو جذباتی کیا ہے۔ جس کا ثبوت بشپ لاہور الیگزنیڈر جان کا یہ انتہائی خطرناک بیان ہے کہ: "ہم اپنے تحفظ کے لئے "سپاہ مسیحا" بنانے پر مجبور ہو جائیں گے"

یہ واضح دھمکی ہے۔ الیگزنڈر جان لیں کہ دنیا بھر کے مسلمان تحفظ ناموس رسالت کے لئے یک جان ہیں۔ عیسائی اقلیت اور ان کے لیڈر غور کریں کہ اگر اکثریت اٹھ کھڑی ہوئی تو پھر اقلیت کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ عیسائیوں نے اپنے مظاہروں کے دوران لاہور اور فیصل آباد میں مسلمانوں کی مساجد پر حملے کئے اور نمازیوں کو زدوکوب بھی کیا۔ علاوہ ازیں فیصل آباد میں کلمہ طیبہ کی توہین بھی کی۔ یہ اقدام بشپ لاہور الیگزنیڈر جان کی دھمکی کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء و رسل پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی کی توہین کے مرتکب نہیں ہوسکتے۔ اور نہ کسی نبی کی توہین برداشت کر سکتے ہیں۔ عیسائی لیڈر عقل و ہوش سے کام لیں، اپنی زبان و قلم اور ہاتھوں کو روکیں، مسلمانوں کے صبر کا مزید امتحان نہ لیں ورنہ اگر اکثریت نے ردعمل کے طور پر جوابی کارروائی کا فیصلہ کر لیا تو پھر خوفناک نتائج سامنے آئیں گے۔

وزیر قانون خالد انور کا بیان:

۲۴ مئی کے اخبارات میں وفاقی وزیر قانون مسٹر خالد انور کا یہ بیان شائع ہوا کہ "حکومت توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کرے گی، اس قانون کی آڑ میں لوگ اپنی ذاتی دشمنیوں کی بنا پر جھوٹے مقدمے بنا دیتے ہیں" (خبریں، ملتان ۲۴ مئی ۱۹۹۸ء)

معلوم نہیں کہ وزیر قانون کا یہ بیان حکومتی پالیسی ہے یا خود وزیر موصوف کا خبث باطن ہے، ہر دو صورتوں میں ہم حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام مسلمان اس قانون کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی ترمیم قبول نہیں کریں گے۔ اگر یہ قانون بدلا گیا تو پھر کوئی قانون باقی نہیں رہے گا۔ حکمران جان لیں کہ اگر پاکستان کے تمام بشپ اور پوپ پال بھی خود کشی کر لے تو ہم قانون توہین رسالت بدلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اب یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قانون پر عمل در آمد کو یقینی بنائے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

۱۔ پاکستان میں مذہبی فسادات کرانے والی تمام این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے فنڈز بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

۲۔ قادیانیوں کے سر کردہ افراد اور بیورو کریسی میں گھسے ہوئے ان کے ایجنٹوں کو گرفتار کیا جائے جو ملک میں توہین رسالت کے سنگین اور گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

۳۔ پاکستان میں سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے ملعونوں کے مشن کی تکمیل کے لئے گامزن عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی کو گرفتار کیا جائے اور ان کے ادارے "دستک" کو سر بمہر کر کے تمام اثاثے ضبط کئے جائیں۔